مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، میرا نام خدیجہ ہے، میں امریکہ میں اپنی فیملی کے ساتھ رہتی ہوں، مجھے یہاں گھر خریدنا ہے، لیکن یہاں گھر لینے کے لیے ہمیں بینک سے قرض لینا پڑتا ہے، جسے ہم سود بھی کہتے ہیں، وہ ہمارے لیے ہماری پسند کا گھر خریدتے ہیں اور ہمیں انٹرسٹ ریٹ پر بیچ دیتے ہیں، یہاں گھر خریدنے کا اور کوئی طریقہ نہیں ہے اور نہ ہی آپ ایک بار میں سب پیسے دے کر گھر خرید سکتے ہیں مثلاً اگر ایک گھر کی قیمت پاکستانی چار کروڑ ہے، تو آپ کو مارکیٹ ریٹ اور انٹرسٹ بھی ساتھ دینا پڑتا ہے اور وہی گھر آپ کو آٹھ کروڑ کا پڑ جاتا ہے اور ہر ماہ اپ کو قسط دینا پڑتی ہے، 15 سال، 20 سال یا 30 سال تک جو بھی آپ نے بینک کے ساتھ طے کیا ہوتا ہے، بینک آپ کو اصل قیمت کے ساتھ انٹرسٹ ریٹ فائنل کر کے دے دیتا ہے اور آپ کو ہر ماہ بینک کو قسط ادا کرنی ہوتی ہے، برائے مہربانی اس معاملے میں قران و حدیث کی روشنی میں میری رہنمائی فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔

الجامعۃ الاشرفیۃ
دار الافتاء
شارع فیروزپور لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا

واضح رہے کہ مسلمان کے لئے شریعت مطہرہ میں سودی معاملات کے بارے سخت ممانعت وارد ہوئی ہے، اگرچہ یہ معاملات دار الکفر میں ہی کیوں نہ ہوں۔ لہذا صورت مسئولہ میں سائلہ کا سودی معاملات کے ساتھ گھر فنانس کروانا شرعا جائز نہیں، جس پر وہ سخت گناہگار ہونگی، تاہم اگر گھر فنانس کے معاملات کسی غیر سودی ادارے کے ساتھ کریں، اور خلاف شرع بھی نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۱۵/ربیع الاول/۱۴۴۵ھ

2023/10/02ء

الجواب صحیح
۱۵/۳/۱۴۴۵ھ
۲/۱۰/۲۰۲۳ء

الجواب صحیح
محمد زکریا
۱۵/۳/۱۴۴۵ھ

دار الافتاء
رقم الافتاء: 158/143
التاریخ: 2/10/23
الجامعۃ الاشرفیۃ

الجامعۃ الاشرفیۃ
دار الافتاء
شارع فیروزپور لاہور